سوال نمبر ۲

لغوی:

یوم جزا و سزا ایک بنیادی ایمان کا حامل عقیدہ ہے اس کے دوسرے نام یوم القیامۃ، یوم جزا، یوم آخرت لغوی معنی میں آخرت سے مراد ہے بعد میں آنے والی زندگی

اصطلاحی معنی:

اصطلاحی معنی میں یوم آخرت سے مراد ہے کہ ہر انسان کو ایک نہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہوگا اور قیامت کے دن اپنے اعمال کا حساب دے گا اور اسے اس کے اعمال کی بنیاد پر اس کو سزا و جزا دے دی جائے گی۔

یوم جزا و سزا کی دلیل

رات دن کا آنا:

اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ہمارے لیے مسخر کر دیا ہے۔ اگر انسان رات اور دن کی تشکیل پر غور و فکر کرتا ہے تو اس وقت واضح ہو جاتا ہے کہ ہر چیز کو ایک مقررہ وقت پر اپنی منزل کو واپس لوٹ کر جانا ہے۔

سائنسی دلائل:

سائنسدان [illegible] نے ایک تھیوری پیش کی ہے Big Crunch۔ اس کے مطابق اس کائنات کو ایک نہ ایک دن اپنا وجود کھو دینا پڑے گا۔

انسانی فطری خواہش:

اگر فطری طور پر [illegible] جاتا ہے

تو انسان اپنے ہر عمل کے برے بھلے نتائج لیتا پا
جاتا ہے۔ اسی طرح جب انسان اچھے اعمال کرے گا تو
اس کو دنیا میں اجر و ثواب اور آخرت میں کامیابی سے
ہمکنار ہوگا مگر اگر انسان برے کام کرے گا تو وہ برے
اعمال کی بنیاد پر اسے دوزخ میں بھیج دیا جائے گا
اسی طرح احتساب ہی اس دنیا میں توازن کا باعث
ہے

انفرادی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

عزتِ نفس:-

انسان عقیدہ آخرت کی بنیاد پر
اپنے نفس کو قابو میں رکھتا ہے۔ اور اپنی خواہشات
کے لیے کسی دوسرے کے آگے سر کو نہیں جھکاتا۔ بلکہ
اس کو یہ یقین ہوتا ہے کہ ایک ہی ذاتِ باری تعالیٰ
ہے جس کے سامنے جھک کر اپنی دنیا اور آخرت کی
کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ باری تعالیٰ
ہے

ایاک نعبدو ایاک نستعین ٥

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے
ہی مدد مانگتے ہیں

اسی طرح انسان کے نفس کا علاج پر ہوتا ہے

حقوق و فرائض کی ادائیگی :-

عقیدہ آخرت سے انسان اپنے حقوق و فرائض ادا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ایک ذمہ دار شہری بن جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

تم میں سے ایک نگہبان ہے اور ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں جوابدہ ہے (الحدیث)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے -

تم میں سے ہر ایک کو اپنی رعایا کے بارے میں جواب دینا ہوگا (الحدیث)

ہدایت کا راستہ :-

انسان عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کی وجہ سے ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے اور صحیح فلاح پاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

ان الھدی ھو الھدی ○ (القرآن)

روحانی و ذہنی سکون :-

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان کو نیکی کی طرف رغبت ہوتا ہے۔ اور یہ نیکی انسان کو ذہنی اور روحانی سکون پہنچاتی ہے۔ نیکی کرنے کی وجہ سے انسان کا ذہن سکون میں رہتا ہے

نیکی اللہ کی رضا کا حصول :-

عقیدہ آخرت کی بدولت انسان نیکی کی طرف بڑھتا ہے۔ جس سے اس کو یہ احساس

ہوتا ہے کہ ہر چیز پر اللہ کی ملکیت ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

ان للہ وانا الیہ راجعون ۝ (القرآن)

اس طرح انسان کے اندر لالچ حرص اور دیگر برائیوں کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں امن و سکون ہوتا ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات

امن و سکون کا فروغ:-

عقیدہ آخرت کی بدولت معاشرے میں امن و سکون کی فضا پیدا ہوتی ہے اور معاشرتی کی جانب گامزن ہوتا ہے۔

Leave space before new heading

جرائم کا خاتمہ:-

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان کے اندر تمام برائیوں کی طرف جانے کی رغبت کا راستہ بند ہو جاتا ہے معاشرے میں حرص، لالچ، کینہ اور بغض جیسی بیماریوں کا خاتمہ ہونے کی وجہ سے معاشرہ مختلف قسم کے جرائم سے پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

یہ دنیا ایک خاردار جنگل کی طرح ہے اگر کوئی اس میں سے دامن سمیٹ کر گزر جاتا ہے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ تاکہ اس کو کوئی کانٹا نہ

تاریخ: ___/___/___

کے نتیجے

قانون کی بالادستی:

عقیدہ آخرت کی پختگی کی وجہ سے قانون کا بول بالا ہوتا ہے۔ قانون کا فروغ ہوتا ہے۔ اور ہر شہری ایک ذمہ دار شہری کی طرح اپنے فرائض کو انجام دیتا ہے۔

پاکیزہ معاشرے کا قیام:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے معاشرے میں امن و سکون پیدا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرے میں مختلف قسم کی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور معاشرہ پاکیزہ ہو جاتا ہے آپس میں محبت اخوت اور ایک دوسرے سے ہمدردی کا جذبہ بڑھتا ہے۔

ماحصل بحث:

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ عقیدہ آخرت ایک اہم رکن ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں امن و سکون اور محبت کا گہوارہ ہوتا ہے اس طرح ایک انسان انفرادی اور اجتماعی طور پر معاشرے میں دین سے ثمرات حاصل کر سکتا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

تاریخ: ___/___/___

سوال نمبر 3

اسلام میں زکوۃ اور صدقات کا نظام

تعارف:

اسلام میں زکوۃ و صدقات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس کی بدولت معاشرے میں بے سہارا لوگوں کو سہارا مل جاتا ہے۔ اسلام میں زکوۃ و صدقات کا ایک مکمل نظام رائج ہے۔

زکوۃ کے لغوی و اصطلاحی معنی:

زکوۃ کے لغوی معنی پاک صاف کرنا ہے۔ اصطلاحی معنی میں زکوۃ سے مراد ہے کہ جب مال کو ایک سال گزر جائے کے بعد ایک مخصوص مقدار ادا کرنا واجب ہے۔

زکوۃ کے مصارف

زکوۃ کے آٹھ مصارف ہیں۔ جن پر زکوۃ واجب ہے

فقراء:

اسلام میں فقراء سے مراد ہے کہ وہ شخص جو کہ اپنی ضروریات کو معاشرے میں ضرورت مند افراد ہیں۔ مگر کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے

مساکین:

مساکین سے مراد معاشرے کے وہ مستحق افراد ہیں جو کہ معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی صلاحیت نہیں رکھتے

وہ معاشرے کے مندرجہ ذیل افراد ہیں۔

عاملین:

عاملین سے مراد معاشرے کے وہ افراد جو کہ ہیں
اعمال میں زکوٰۃ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں

مؤلفۃ القلوب:-

مؤلفۃ القلوب سے مراد ہے کہ
معاشرے کے وہ افراد جو کہ سرحدی علاقوں میں رہ رہے
ہیں یا پھر وہ افراد ہوں جو کہ معاشرے میں فسادات کی وجہ
میں [illegible] سکتے ہیں۔ لوگ رقم ایسے لوگوں کو اپنی طرف سے
رقم خرچ کرتے ہیں۔ تاکہ دشمن قوتیں ان کو استعمال نہ کر سکیں

غارمین:

اس سے مراد معاشرے کے وہ لوگ ہیں جو کہ
اپنی سرگرمیوں کے باوجود اپنی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے
سکتے۔

غلاموں:

زکوٰۃ کی رقم کو غلاموں کو آزاد کروانے کے لیے
یعنی خرچ کیا جا سکتا ہے

فی الرقاب:-

فی الرقاب سے مراد معاشرے کے وہ افراد جو کہ
قرض دار ہیں اور اپنا قرض ادا نہیں کر سکتے۔ ایسے افراد
اپنے قرض کی وجہ سے ذہنی طور پر پریشان ہوتے ہیں
تو اس طرح ان کا قرض ادا کرکے ان کی مدد کی جا سکتی
ہے

Scanned with OKEN Scanner

و ابن السبیل:

و ابن السبیل سے مراد ایسے افراد جو کہ مسافر ہیں۔ اور دوسرے شہر میں اجنبی ہیں۔ ان لوگوں کی بھی ضروریات کی جاسکتی ہے۔

زکوۃ کے لیئے مقررہ رقم اور واجبات:

جب بھی مال پر
سال گزر جائے تو زکوۃ واجب ہو جاتی ہے۔ مثلاً
ساڑھے سات تولے سونا ساڑھے باون تولے چاندی
40 بکریوں پر ایک بکری ہے 5 اونٹنی پر ایک بکری یا
ہے 25 اونٹنیوں پر ایک اونٹنی
30 گائے پر ایک ایک سالہ ~~بچھڑا~~ بچھڑا ہے۔

صدقات کی اقسام

صدقات کی بہت سی اقسام ہیں۔

① **بھوکے کو کھانا کھلانا:**

معاشرے میں کسی ضرورت مند کو کھانا کھلانا بھی صدقہ ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا:

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

درخت لگانا:

درخت لگانا بھی صدقہ ہے۔

عشر :-

ہر سال زرعی پیداوار سے بارانی زمین سے 10 فیصد اور آبپاشی والی زمین سے 5 فیصد کی مقدار میں مال نکال کر دینا فرض ہے

فطرانہ :-

ہر سال رمضان المبارک کے مہینے کے بعد فطرانہ دیا جاتا ہے جو کہ معاشرے کے مستحق افراد کو ملتا ہے

~~صدقات دو~~

زکوۃ و صدقات دینے کے سماجی فائدے :

زکوۃ و صدقات دینے سے معاشرہ پرامن و سکون کا گہوارہ بن جاتا ہے

امن و عامہ کا فروغ :-

زکوۃ صدقات دینے سے معاشرے میں امن و عامہ کا فروغ ہوتا ہے ہر انسان اپنی ضروریات زندگی کو آرام دہ طریقے سے گزار سکتا ہے

معاشرے کے نادار افراد کا سہارا:

معاشرے میں ایسے افراد جو کہ معاشی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے عاجز ہیں جو کہ مکمل طور پر معاشرے کی معاشی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں لیکن وہ افراد ضروریات زندگی کو پورا کرنے سے قاصر ہیں معاشرے میں صدقات و زکوۃ کے نظام سے مکمل طور

طور پر معاشرے میں ان کو سہارا مل جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی ضروریات زندگی کو آرام سے پوری کر سکتے ہیں

جرائم کا خاتمہ:

معاشرے میں بہت سے غریب اور افراد جرائم کا پیشہ اختیار کر لیتے ہیں تاکہ وہ اپنی غربت کو ختم کر سکیں۔ جب معاشرے میں زکوٰۃ و صدقات کا مکمل نظام رائج ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ لوگ جرائم کرنے سے بچ جاتے ہیں

نیکی کا فروغ:۔

معاشرے میں اس نظام سے نیکی کو فروغ ملتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل (القرآن)

جب انسان اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اس وجہ سے معاشرے میں نیکی کا بول بالا کرتا ہے۔

گردش دولت کا فروغ:۔

معاشرے میں مکمل طور پر امن و سکون تب ہی ممکن ہے اگر دولت گردش میں۔ معاشرے کے امیر طبقات سے غریب طبقات میں دولت کی تقسیم ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے پورا معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بنتا ہے

تاریخ ___/___/___

مہنگائی کا خاتمہ:-

دولت جب گردش میں ہوتی ہے تو اس وقت طلب اور رسد میں ایک توازن ہوتا ہے جب یہ توازن برقرار رہتا ہے تو مہنگائی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے معاشرہ مختلف قسم کی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔

روحانی و انفرادی زندگی پر اثرات

روحانی سکون:-

جب انسان اپنے حقوق و فرائض کو اچھے طریقے سے سرانجام دیتا ہے تو اس وقت اس کے ذہن پر سکون ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ روحانی سکون محسوس کرتا ہے۔

اللہ کی خوشنودی:-

انسان جب اللہ کے رضا کے ہوتے راستے پر چلتا ہے تو وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے

عزت نفس:-

انفرادی طور پر جب انسان دوسروں کی مدد کرتا ہے اور اپنے فرائض کو سرانجام دیتا ہے تو اس کی عزت نفس میں اضافہ ہوتا ہے

دنیا و آخرت میں کامیابی:-

جب انسان اپنے حقوق

فرائض ادا کرتا ہے تو اس وہ دنیا میں قرینی سکون اور
آخرت میں جنت کے حصول کا طلب ہوتا ہے۔

باہمی ہمدردی و تعاون کا جذبہ:-

معاشرے میں آپس
میں آپس میں باہمی ہمدردی و تعاون کا جذبہ پیدا ہوتا
جس سے ایک مضبوط معاشرے کی بنیاد قائم میں آتی ہے

حاصل بحث:-

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے
زکوۃ و صدقات کا نظام ایک الہامی منظم انتظام ہے جو کہ
معاشرے میں امن سکون اور محبت کے جذبے کو بیدار
کرتا ہے۔

سوال نمبر 8

(ب)

تعارف:-

اسلام نے تعلیم کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے
تعلیم کا لفظ علم سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں۔ "تلاش کرنا / حاصل
کرنا کے ہیں۔ تعلیم اسلام کی بنیادی جز ہے۔ اسلام نے تعلیم
کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ اس کو عبادت پر فوقیت دی گئی
ہے۔

نزولِ وحی:-

جب اللہ نے آپ ﷺ کو پہلی وحی نازل کی
گئی تو اس میں بھی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین تھی۔

تاریخ: ____

تاریخ: __/__/__

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

اقرأ باسم ربک الذی خلق ⃝ خلق الانسان من علق ⃝

اقرأ و ربک الاکرم الذی علم بالقلم ⃝ علم الانسان ما لم یعلم

(القرآن)

مرد و عورت پر تعلیم حاصل کرنا:

نبی کریم ﷺ نے مرد و عورت کو تعلیم حاصل کرنا واجب قرار دیا ہے۔ ہر مرد و عورت پر تعلیم حاصل کرنا لازم ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ ⃝

(الحدیث)

قبر تک علم حاصل کرنے کی تلقین:-

اسلام نے علم حاصل کرنے کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ انسان جوانی میں ہی صرف علم حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ اسلام علم کو ہر عمر میں حاصل قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا

گود سے گور تک علم حاصل کرو (الحدیث)

عالم کو عابد پر فضیلت:-

اسلام نے عالم کو عابد پر فضیلت دی ہے۔ علم حاصل کرنے والے کو بہتر قرار دیا ہے۔ جو انسان جو کہ دن رات عبادت میں مشغول رہتا ہے اس کو عالم پر فضیلت دی گئی ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے

تاریخ: ___/___/___

کیونکہ علم حاصل کرنے والے اور بغیر علم والے برابر نہیں ہو سکتے ہیں۔ (القرآن)

نئے علوم حاصل کرنے کی تلقین:-

اسلام نے نئے علوم حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔ یہاں تک کہ کسی حد تک اسلام نے علم کو واجب قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے۔ (الحدیث)

نئی ایجادات کی طرف رغبت:-

آپ ﷺ نے نئی ایجادات کی طرف رغبت کی طرف راغب کیا ہے۔ اسلام ایک دفعہ آپ ﷺ کھجوروں کے ایک باغ سے گزرے اور دیکھا کہ لوگ مصروف ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے تو صحابہ نے فرمایا کہ یہ لوگ نئی ایجاد کر رہے ہیں تاکہ نئی بیج کی قسم حاصل کی جا سکے۔ آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی۔

نئی زبانیں سیکھنے کی تلقین:-

آپ ﷺ نے نئی زبانیں سیکھنے کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو اجازت دی کہ وہ نئی نئی زبانیں سیکھیں۔

حاصل بحث:-

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام علم کو حد سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اسلام علم کو بہت زیادہ اہمیت دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے لیے کوئی عمر کی حد مقرر نہیں ہے۔ آپ ﷺ اکثر دعا کیا کرتے تھے

Scanned with OKEN Scanner

تاریخ ___/___/___

اے اللہ مجھے علم نافع عطا فرما۔ آمین

(ج)

اسلام میں احتساب

1. تعارف:-

احتساب کے لغوی معنی حساب دینے کے ہیں۔ اصطلاحی معنی میں احتساب سے مراد ہے کہ اپنے اعمال کا حساب دینا یا اپنے اعمال کے بارے میں جوابدہ ہونا۔

2. رسول ﷺ کے دور میں احتساب کا نظام:-

نبی کریم ﷺ نے فرمایا / احتساب کو بہت زیادہ فروغ دیا۔ آپ ﷺ نے ایک بار فاطمہ جو کہ بنو مخزوم قبیلے کی خاتون تھی چوری پر سزا دی۔ حضرت زید بن حارثؓ نے سفارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے پہلے قومیں اس وجہ سے برباد ہوئیں کہ وہ لوگ طاقتور کو چھوڑ دیتے اور کمزور کو سزا دیتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک اپنی رعایا کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔ (الحدیث)

3. حضرت ابوبکرؓ کے دور میں احتساب کا نظام:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے احتساب کے مربوط نظام کو رائج کیا اور آپ ﷺ کی سنت کو لے کر آگے بڑھے۔

تاریخ: ___/___/___

حضرت ابوبکرؓ کی تلقین:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں خلیفہ کے احتساب کا نظام رائج کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ جب میں اسلام کی راستے پر چلوں تو میری پیروی کرنا اور اگر میں بھٹک جاؤں تو مجھے سیدھا کرنا۔

قانون کی بالادستی اور احتساب:

آپؓ نے قانون کی کی بالادستی کو فروغ دیا۔ آپؓ نے منکرین زکوۃ کے خلاف کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ آپؓ نے قانون کو بالادستی کرنے کے لیے اسلامی جہاد کا درست اختیار کیا۔

خلفاء کا احتساب:

آپؐ کے اور صحابہ کرام کے دور میں خلفاء کا بھی احتساب کیا جاتا تھا۔ اگر کوئی خلیفہ غلط کام کرتے ~~...~~ غیر معمولی کام کرتا تو رعایا اس پر بھی احتساب کرتی۔ آپ حضرت عمرؓ بن خطاب فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ مال غنیمت میں چادر ملی تھی اور آپ کا لباس ایک چادر میں تین چار سو سکتا۔ تو آپؓ نے فرمایا کہ دوسری چادر میں نے اپنے بیٹے سے لی۔

عاملین پر احتساب:

خلفاء نے اپنے دور حکومت میں عاملین کو مقرر کیا تھا کہ نظام حکومت کو ایک مربوط طریقے سے چلایا جا سکے۔ مثال کے طور پر حضرت عمرؓ کے دور میں ~~...~~ سالانہ میں حج کے موقع پر میں

تاریخ: __/__/__

جمع ہوتے اور اپنی شکایات درج کرواتے۔
ایک بار ایک غلام نے ایک عامل کے بارے میں شکایت کی کہ اس نے اس کو کوڑے مارے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے تم نے انہیں کب سے غلام بنا لیا چنانچہ آپ نے اس غلام سے اس [illegible] کو کوڑے لگوائے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری کا واقعہ:

حضرت ابوموسیٰ اشعری کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ آپ نے انہیں بلایا اور معاملے کی چھان بین کی اس لیے حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ میں سختی سے معذرت [illegible] کی حیل کہ یہ باتیں جھوٹی تھیں

حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں احتساب:-

حضرت عثمان اور حضرت علی کے دور میں بھی عاملین کو بلایا جاتا اور ان کی شکایات کو دور کیا جاتا تھا۔

حاصل بحث:-

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں احتساب کا ایک مربوط نظام موجود ہے جس کی [illegible] سے رعایا اپنے حکمران سے اپنے [illegible] یہی وجہ ہے کہ جیسا کہ حضرت عمر نے فرمایا اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوک سے مر گیا تو عمر (حضرت عمر) قیامت والے دن اس کا جواب دہ ہوگا۔

تاریخ: ___/___/___

سوال # 6

تعارف :-

اسلام میں ایک مکمل اور جامع سیاست کا نظام موجود ہے جس کی بدولت ایک معاشرے میں امن و سکون کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں ایک دوسرے کے لئے بھلائی اور فلاح کا درس دیا گیا ہے جس سے لوگ آپس میں پیار و محبت سے رہ سکتے ہیں۔ اور پر امن زندگی گزار سکتے ہیں

اسلام کا سیاسی نظام اور معاشرے میں خوشحالی کا قیام

اقتدار اعلیٰ کا اختیار :-

سب سے زیادہ اہم اختیار ایک سیاسی نظام میں اقتدار اعلیٰ کا اختیار ہے مغرب نے یہ اختیار لوگوں کو دے دیا ہے جبکہ اسلام نے یہ اختیار اللہ تعالیٰ کو دیا ہے جس کے مطابق۔ اقتدار اعلیٰ کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور انسان صرف اللہ کا نائب ہے

انی جاعلکم فی الارض خلیفہ ٥

(القرآن)

قانون کی بالادستی:

اسلام نے قانون کی بالادستی کو واضح قرار دیا ہے۔ قانون کا ذریعہ قرآن اور سنت ہے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی ایک امیر قبیلے کی عورت کی سفارش

تاریخ: __/__/__

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.
3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

اسلام کا معاشی نظام:-

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weitage

بیت المال کا قیام:-

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

شوریٰ کا قیام:-

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck